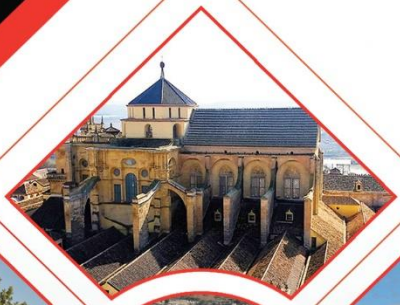
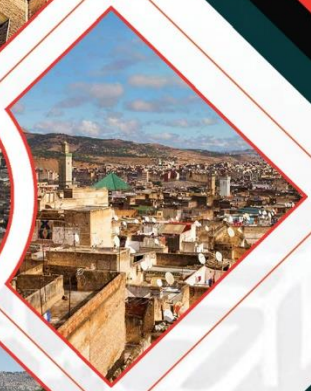
نگرانِ شوریٰ کا سفرِ اسپین و مراکش

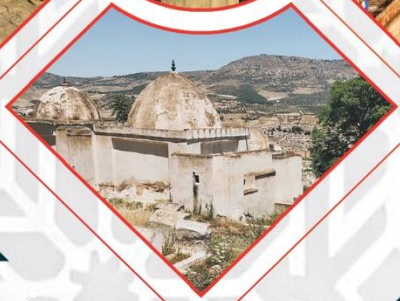












از نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری

پیشکش مجلس ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“

نگرانِ شوریٰ کا سفر

اسپین و مراکش

از: نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری

پیشکش: ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“

www.dawateislami.net

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستَطرَف، ج۱، ص۴۰، دار لفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : نگرانِ شوریٰ کا سفر اسپین و مراکش

مؤلف : مولانا حاجی محمد عمران عطاری

صفحات : 34

اشاعت اوّل : اپریل 2025 (ویب ایڈیشن)

پیشکش : مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

پیشِ لفظ

مبلغین دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں دینی کاموں کے لیے سفر کرتے رہتے ہیں، اس سلسلے میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ بھی ملک و بیرونِ ملک سفر فرماتے رہتے ہیں۔ ان اسفار میں سنّتوں بھرے اجتماعات میں بیانات، دعوتِ اسلامی کے مدنی مراکز کے اور آبادکاری کے لئے اقدامات، دینی کاموں کو مزید بڑھانے اور منظم رکھنے کے لیے مشورے، فلاحی اور دینی کاموں کے سلسلے میں شخصیات سے ملاقاتیں اور دیگر اہم امور شامل ہوتے ہیں۔

ان اسفار میں سے کئی سفر مضامین کی صورت میں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)" میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ دسمبر 2022ء میں نگرانِ شوریٰ دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کا اسپین اور مراکش کا سفر ہوا۔ یہ سفر جہاں دینی کاموں کے حوالے سے اہم تھا وہیں اس کی ایک انفرادیت یہ بھی تھی کہ اس میں اللہ کریم کے کچھ عظیم بندوں کے مزارات پر حاضری کا جدول بھی تھا۔ ان عظیم ہستیوں میں رجالِ سبعہ یعنی (1) حضرت یوسف بن علی صَنہاجی رحمۃُ اللہِ علیہ (2) حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ (3) حضرت سیدنا ابوالعباس سَبتی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ (4) حضرت سیدنا محمد بن سلیمان جُزولی رحمۃُ اللہِ علیہ (5) حضرت سیدنا عبدالعزیز التُّبّاع رحمۃُ اللہِ علیہ (6) حضرت سیدنا عبداللہ غزوانی رحمۃُ اللہِ علیہ (7) حضرت سیدنا امام سُہیلی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزارات بھی شامل تھے۔

اس سفر نامہ کی روحانی و دینی اہمیت کے پیشِ نظر مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی طرف سے اسے ایک رسالے کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔

راشد علی عطاری مدنی

17-04-2025

www.dawateislami.net

فہرست

اسپین روانگی 5

500 سال بعد بننے والی پہلی مسجد: 5

چائے کا لنگر: 5

غرناطہ میں سنتوں بھرا اجتماع: 6

اسپین سے مراکش روانگی 6

فاس کے سات مشہور بزرگ: 8

پروگرام میں تبدیلی: 8

قطبِ مغرب کے مزار شریف کا سفر 9

مقامی لوگوں کی اولیائے کرام سے محبت 10

قطبِ مغرب کا ذکرِ خیر 10

قطبِ وقت 11

قطبِ مغرب کے قدموں میں حاضری 12

اپنے مُردوں کو نیک بندوں کے قریب دفنائیں 13

مزار پر حاضری کا طریقہ 14

فاس کی طرف روانگی: 14

مالٹا اور کینو کے فوائد: 15

www.dawateislami.net

جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی:	16
حضرت مولائی ادریس اوّل رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار پر حاضری:	16
مختصر حالاتِ زندگی:	17
فاس شہر کی زیارات:	18
شیخ عبد العزیز دباغ کے مزار پر حاضری:	18
شیخ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذکرِ خیر:	19
ولادت کی پیشن گوئی:	19
شیخ فَشتالی کے تبرکات:	20
حضرت علی بن حرِازمی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف پر حاضری:	21
دورانِ سفر امیرِ اہلِ سنّت کی خاص توجہ:	21
دورانِ سفر مدنی مذاکرے میں شرکت:	22
مراکش کے سات اولیائے کرام کے قدموں میں حاضری	23
(1) حضرت یوسف بن علی صَنہاجی رحمۃُ اللہِ علیہ	24
(2) قاضی عیاض مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ	24
شفاء شریف کی برکات:	25
(3) حضرت سیدنا ابو العباس سَبتی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ	26
کرامت:	26
(4) حضرت سیدنا محمد بن سلیمان جُزولی رحمۃُ اللہِ علیہ	27

www.dawateislami.net

ذکرِ خیر: 28
موت کی یاد: 28
وصال شریف: 29
77 سال بعد بھی جسم سلامت: 29
دلائلُ الخیرات شریف: 30
(5) حضرت سیدنا عبد العزیز التُّبّاع رحمۃُ اللہِ علیہ 31
(6) حضرت سیدنا عبد اللہ غزوانی رحمۃُ اللہِ علیہ 32
(7) حضرت سیدنا امام سُہیلی رحمۃُ اللہِ علیہ 32

www.dawateislami.net

اسپین روانگی

دسمبر 2022ء میں مزاراتِ اولیائے کرام کی زیارت اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے سلسلے میں کراچی سے روانگی ہوئی۔ پاکستان سے ہم یورپ کے ملک اسپین (Spain) پہنچے۔ یہ وہی اسپین ہے جس کا پرانا نام اَنْدَلُس ہے اور عظیم مسلمان سپہ سالار طارق بن زِیاد نے یہاں 711ء میں اسلام کا پرچم بلند کیا تھا، آج بھی اس ملک کے کئی شہروں میں جابجا اسلامی آثار بکھرے ہوئے ہیں۔ اس سفر میں رکنِ شوریٰ الحاج عبد الحبیب عطّاری، یوکے اور اسپین کے کئی اسلامی بھائی بھی ہمارے ساتھ شامل تھے۔

500 سال بعد بننے والی پہلی مسجد:

اسپین کے شہر غرناطہ (Granada) میں ہم ایک عظیم الشان مسجد میں حاضر ہوئے۔ اسپین میں اسلامی سلطنت کے خاتمے (1492ء) کے بعد تقریباً 500 سال تک کوئی مسجد نہ بنی، اس طویل عرصے کے بعد اسپین میں بننے والی یہ پہلی مسجد ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہاں نمازِ عصر کے بعد مجھے اسپین اور یوکے کے اسلامی بھائیوں کے درمیان مدنی حلقہ لگانے کی سعادت ملی۔

چائے کا لنگر:

جب ہم مسجد سے باہر نکلے تو ایک صاحب نمازیوں میں چائے اور کیک تقسیم کر رہے

تھے۔ ہم نے قیمت معلوم کی تو انہوں نے بتایا کہ یہ ہدیہ (Gift) ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! مسلمانوں کو کھانا کھلانا، چائے، شربت، پانی پلانا دنیا بھر میں عاشقانِ رسول کا معمول ہے۔

غرناطہ میں سنتوں بھرا اجتماع:

اس کے بعد ہم غرناطہ میں ہی مقامی اسپینِش مسلم کمیونیٹی (Spanish Muslim Community) کی بنائی ہوئی مسجد میں حاضر ہوئے جہاں نمازِ مغرب کے بعد مجھے سنتوں بھرے اجتماع میں بیان کی سعادت ملی، اس بیان کا ساتھ ہی ساتھ عربی زبان میں ترجمہ بھی ہوتا رہا۔ اس اجتماع میں مقامی مسلمانوں کے علاوہ مراکش (Morocco) اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول بھی شریک ہوئے۔ اجتماع کے اختتام پر اسلامی بھائیوں سے ملاقات اور ان کے ساتھ کھانا کھانے کا سلسلہ ہوا۔

اسپین سے مراکش روانگی

اجتماع کے بعد ہم اسپین کے تاریخی شہر قرطبہ (Cordoba) پہنچے جہاں ہم نے رات گزاری۔ اگلے دن تقریباً 11 بجے ہم الخسیرہ (Algeciras) نامی بندرگاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ شام 5 بجے بندرگاہ (Port) سے فیری (Ferry) کے چلنے کا وقت تھا اور ہمیں 2 گھنٹے پہلے وہاں پہنچنا تھا تاکہ امیگریشن وغیرہ کے معاملات طے ہو جائیں۔ ہم نے 3 گھنٹے میں کم و بیش 294 کلومیٹر کا سفر طے کیا لیکن جب وہاں پہنچے تو پتا چلا کہ فیری لیٹ ہے، یہاں ہم نے نمازِ ظہر ادا کی۔

اس وقت بارش برس رہی تھی اور موسم بھی ٹھنڈا تھا۔ ہمارا قافلہ تین گاڑیوں پر بندر گاہ آیا تھا اور ہمیں مراکش جانا تھا۔ مراکش براعظم افریقہ کا ایک عربی اسلامی ملک ہے جسے عربی میں المغرب اور انگلش میں (Morocco) اور پاک وہند میں اسے مراکش کہا جاتا ہے۔ اسپین سے یہاں فیری (Ferry) کے ذریعے سفر ہوتا ہے۔ فیری (Ferry) ایک طرح کا بحری جہاز ہی ہے جس میں مسافروں کے ساتھ ساتھ گاڑیاں بھی جاتی ہیں بلکہ بڑے بڑے کنٹینر بھی اسی میں لوڈ ہوتے ہیں۔ قافلے کے اسلامی بھائی گاڑیوں میں آکر بیٹھ گئے اور وہیں ہم نے کھانا کھایا۔ اسی دوران نمازِ عصر کا وقت ہو گیا اور ہم نے نمازِ عصر ادا کی، اللہ بھلا کرے دعوتِ اسلامی کی آئی ٹی مجلس اور شعبہ اوقاتُ الصّلوٰۃ کا جنہوں نے موبائل فون کی Prayer Times app کے ذریعے دنیا بھر میں کہیں بھی نماز کا درست وقت جاننا آسان کر دیا ہے۔

ہم نمازِ عصر سے فارغ ہوئے تو بحری جہاز بندر گاہ پر لنگر انداز ہو چکا تھا، اب ہمیں امیگریشن کروا کر گاڑیوں سمیت جہاز میں جانا تھا اور ایک طویل قطار تھی، کچھ ہی دیر میں نمازِ مغرب کا وقت بھی شروع ہونے والا تھا۔

ہماری خواہش تھی کہ نمازِ مغرب یہیں ادا کر لی جائے، گاڑیوں کی طویل قطار کی وجہ سے ہمیں یہ موقع بھی مل گیا، اَلحمدُ لِلّٰہ ہم نماز مغرب ادا کر کے تقریباً 7 بجے گاڑیوں سمیت بحری جہاز میں داخل ہو گئے۔ ہمارا سامان گاڑیوں میں ہی رہا جبکہ ہم اوپر مسافروں والے حصے میں چلے گئے۔

ہماری اپنی امیگریشن ابھی باقی تھی جس کا انتظام جہاز ہی میں تھا۔ امیگریشن کے

معاملات مکمل کرنے کے بعد ہمارا سفر شروع ہوا اور تقریباً 2 گھنٹے بعد ہم مراکش کے شہر طنجہ (Tangier) کے ساحل پر پہنچ گئے۔ بندرگاہ پر قانونی تقاضے مکمل کرنے کے بعد ہماری گاڑیاں شہر کی سڑکوں پر رواں دواں ہو گئیں۔ یہ ہمارا مراکش (Morocco) کا پہلا سفر تھا اور یہاں کا کوئی مقامی باشندہ ہمارے ساتھ نہ تھا البتہ ہمارے قافلے میں شامل یورپ کے کچھ اسلامی بھائی پہلے بھی یہاں آ چکے تھے۔

فاس کے سات مشہور بزرگ:

قرطبہ (Cordoba) سے روانہ ہوتے وقت ہماری نیت صرف مدینۃُ الاولیاء فاس (Fes) جانے کی تھی۔ فاس ایک تاریخی شہر ہے جہاں کثیر اولیائے کرام رحمہم اللہ کے مزارات ہیں جن میں سے سات اولیاء بالخصوص قابلِ ذکر ہیں، ان سات بزرگوں میں دلائلُ الخیرات شریف کے مؤلف حضرت محمد بن سلیمان جُزولی اور صاحبِ شفا شریف قاضی عیاض رحمۃُ اللہِ علیہما بھی شامل ہیں۔ ہم نے پہلے ہی یہ نیت کر لی تھی کہ اس سفر میں دلائلُ الخیرات شریف پڑھتے جائیں گے اور حضرت کے مزار شریف پر اس کے ختم اور دُعا کا سلسلہ کریں گے۔

پروگرام میں تبدیلی:

ہم مراکش پہنچے تو بارش ہو رہی تھی، رات کافی ہو چکی تھی اور بھوک بھی بے تاب کر رہی تھی۔ ایک ہوٹل میں ہم نے کھانا کھایا اور اس دوران اس بات پر مشورہ ہوا کہ یہیں کسی ہوٹل میں آرام کریں یا پھر سفر جاری رکھیں۔ دورانِ سفر ہمیں یہ بھی پتا چلا

تھا کہ فاس جانے کے دو راستے ہیں: ایک بذریعہ موٹروے جس پر تقریباً ساڑھے 4 گھنٹے کا سفر ہے جبکہ دوسرا پہاڑی راستہ ہے جس کا سفر موٹروے کی نسبت 4 گھنٹے زیادہ ہے۔ پہاڑی راستے میں شہر تطوان (Tetouan) بھی آتا ہے جس سے تقریباً 65 کلو میٹر آگے قطبِ مغرب حضرت سیدنا شیخ عبد السلام مشیش رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزار شریف بھی ہے۔ یہ راستہ اگرچہ فاس کے راستے سے ہٹ کر اور لمبا پہاڑی راستہ تھا مگر قطبِ مغرب رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں حاضری دینے کے لئے ہم نے یہی راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ مزید اس راستے میں حضرت سیّدنا عبد السلام مشیش، حضرت مولائی ادریس اوّل، حضرت سیّدنا شیخ عبد العزیز دَبّاغ اور حضرت سیّدنا علی بن حرازمی رحمۃُ اللہِ علیہم کے مزارات بھی آتے ہیں۔

مزید مشاورت کے بعد ہم تطوان شہر کی طرف روانہ ہوگئے، راستے میں ہی اسلامی بھائیوں نے آن لائن وہاں کے ہوٹل چیک کئے اور ایک ہوٹل میں کمرے بک کر لئے۔ تطوان پہنچ کر ہم نے نمازِ عشا ادا کر کے ہوٹل میں آرام کیا۔

قطبِ مغرب کے مزار شریف کا سفر

اگلی صبح 16 دسمبر 2022ء بروز جمعۃ المبارک نمازِ فجر کے بعد ہم نے قطبِ مغرب حضرت سیدنا عبد السلام مشیش رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف کی طرف سفر شروع کیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزار مبارک فاس کی طرف جاتے ہوئے تقریباً 65 کلو میٹر دور جبلِ علم نامی پہاڑ کی چوٹی پر، شاہ بلوط کے ایک درخت کے نیچے ہے۔ ان کے نام کے ساتھ

مشیش اور بشیش دونوں طرح بولا اور لکھا جاتا ہے۔

مقامی لوگوں کی اولیائے کرام سے محبت

راستے میں ہم نے دیکھا کہ فاصلے کی نشاندہی کے لئے جگہ جگہ جو بورڈ لگے ہوئے تھے وہ بزرگانِ دین کے مزارات کے نام سے تھے۔ نیز یہ بھی مشاہدہ ہوا کہ یہاں کے مقامی لوگوں کو اور کسی شخصیت کے مزار کے بارے میں معلومات ہوں یا نہ ہوں لیکن حضرت مولائی ادریس، حضرت مولائی عبد السلام مشیش اور سیدی محمد بن سلیمان جَزولی رحمۃُ اللہِ علیہم کے مزارات مبارکہ کے بارے میں ضرور علم ہوتا ہے۔ ان باتوں سے ان اولیائے کرام کی عظمت و شہرت اور مقامی لوگوں کی ان سے عقیدت و محبت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

قطبِ مغرب کا ذکرِ خیر

حضرت سیدنا عبد السلام مشیش رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت باسعادت گاؤں بنی عروس (ضلع طنجہ) میں ہوئی۔ بعد میں آپ عرائش شہر کے قریب جبل علم میں منتقل ہوگئے۔ آپ کا شجرہ نسب نواسۂ رسول حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ سے جاملتا ہے۔[1]

7 سال کی عمر میں سلوک و معرفت کی راہ اختیار فرمالی اور 16 برس تک سیاحت

(1) القطب الشہید، ص17

کرتے رہے[2] آپ کے پہلے استاد شیخ عبد الرحمٰن مدنی زَیّات رحمۃُ اللہِ علیہ ہیں، آپ کی شہادت 622ھ میں ہوئی۔[3]

قطبِ وقت

حضرت سیدنا عبد السلام مشیش رحمۃُ اللہِ علیہ کی شہرت سارے شمالی مراکش میں پھیل گئی تھی، آپ ممالک مغرب میں اسی پائے کے قطب مانے گئے جیسے مصر میں امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ کا مقام ہے۔[4]

قطبِ مغرب رحمۃُ اللہِ علیہ پہاڑ کی چوٹی پر مقیم تھے۔ سلسلہ شاذلیہ کے بانی و امام سیدنا ابو الحسن شاذلی رحمۃُ اللہِ علیہ آپ سے ملاقات کیلئے اوپر چڑھنا شروع ہوئے تو آپ نے اپنی خانقاہ سے باہر نکل کر ان کا پورا سلسلہ نسب بیان کر دیا، پھر فرمایا: تم ہمارے پاس بحیثیت ایک فقیر آئے ہو تو اس فقر کے عوض تم نے دنیا و آخرت کی دولت حاصل کر لی ہے۔[5]

حضرت سیدنا ابو الحسن شاذلی رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے ابو الحسن شاذلی رحمۃُ اللہِ علیہ کو قُطب بننے (اولیائے کرام کے مخصوص مقام پر فائز ہونے)

---

(2) القطب الشہید، ص18

(3) القطب الشہید، ص17، 18

(4) القطب الشہید، ص16

(5) القطب الشہید، ص14

کی بشارت دی، پھر روحانی تربیت فرمانے کے بعد افریقہ کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا۔[6]

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے انہیں کئی نصیحتیں فرمائیں جن میں سے یہ بھی ہے: اللّٰہُ اللّٰہُ وَ النَّاسُ النَّاس یعنی اللہ اللہ ہے اور لوگ لوگ ہیں، ان کے ذکر سے اپنی زبان کو بچانا، اللہ پاک کی یاد کو ہر وقت دل میں بسائے رکھنا، لوگوں پر بھروسا نہ کرنا، اپنے فرائض کی پابندی کرنا، خلق خدا کی طرف توجہ مت کرنا یہاں تک کہ اللہ پاک کی طرف سے تمہیں ایسا کرنے کا حکم نہ مل جائے۔ اللہ کریم کی راہنمائی ہمیشہ تمہارے ساتھ ہو گی۔[7]

قطبِ مغرب کے قدموں میں حاضری

جب ہم حضرت سیدنا عبد السلام مشیش رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف کے قریب پہنچے تو اس وقت بارش جاری تھی، تیز ہوائیں چل رہی تھیں اور موسم بھی ٹھنڈا تھا، ایسی صورتِ حال میں پہاڑ کی اونچائی کی طرف چڑھنا میری زندگی کا پہلا تجربہ تھا۔ بارش کی صورتِ حال دیکھ کر ہم نے وہیں سے پلاسٹک کے اَپَّر خرید کر پہن لئے اور اللہ کے ولی کے قدموں میں حاضری کے لئے پیدل اوپر کی طرف روانہ ہوئے۔ ہوا اور بارش کا زور واپس جانے پر اُبھار رہا تھا لیکن عاشقانِ اولیاء کا جذبہ یہ نعرہ لگا رہا تھا: جانا ضرور ہے۔ اسی

---

(6) القطب الشہید، ص29

(7) القطب الشہید، ص27

www.dawateislami.net

روحانی جذبے کے تحت آگے بڑھتے بڑھتے ہم پہاڑ کی چوٹی پر واقع مزار شریف کے پاس حاضر ہوگئے۔ قطبِ مغرب کا مبارک مزار قدیم پتھروں سے بنی ایک مختصر چاردیواری کے اندر ہے جس کے دو اطراف میں چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں ہیں۔ مزار شریف پر حاضری اس قدر مشکل ہونے کے باوجود عاشقانِ اولیاء کثرت سے حاضری کیلئے آتے ہیں جس سے صاحب مزار کے تصرف کے علاوہ یہاں کے لوگوں کی اولیائے کرام سے محبت بھی ظاہر ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا عبد السلام مشیش رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف کے پہلو میں دو اور مزارات بھی ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ ان میں سے ایک آپ کے صاحبزادے کا جبکہ دوسرا آپ کے ایک خادم کا مزار ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی نسبی اولاد ابھی تک چلی آرہی ہے اور شرفاء کے نام سے مشہور ہے۔ مزار شریف کے احاطے کے ارد گرد کئی قبریں موجود ہیں جن میں سے اکثر آپ کی اولاد کی جبکہ کچھ دیگر حضرات کی ہیں۔

اپنے مُردوں کو نیک بندوں کے قریب دفنائیں

اگر ممکن ہو تو اپنے مُردوں کو اللہ پاک کے نیک بندوں کے قریب دفن کرنا چاہئے تاکہ اُنہیں اِن کے قُرب کی برکتیں حاصل ہوں۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اپنے مُردوں کو نیک لوگوں کے قریب دفن کرو کیونکہ میت کو بُرے پڑوسی سے تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ زندہ کو بُرے پڑوسی سے تکلیف ہوتی ہے۔[8]

---

(8) جامع صغیر، 1/25، حدیث: 318

بہر حال ہم نے مزار شریف پر سلام پیش کیا اور دعا و ایصالِ ثواب کا سلسلہ کر کے واپس روانہ ہوگئے۔ واپس اترتے ہوئے پہاڑی چشمے سے اترتا پانی اور قدرت کے دلکش مناظر نہایت خوبصورت اور پر کشش تھے۔

مزار پر حاضری کا طریقہ

مکتبۃ المدینہ کے رسالے ”مَزارات پر حاضری کا طریقہ“، صفحہ 1 پر ہے: کسی ولی کے مزار شریف پر حاضری کا طریقہ یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو پائنتی یعنی قدموں کی طرف سے آئے۔ چہرۂ مُبارَکہ کی طرف مُنہ اور کعبے کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو، کم و بیش چار ہاتھ یعنی دو گز دور رہے، اگر کوئی بالکل قریب چلا گیا یا زیادہ دُور رہ گیا تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ تلاوت اور دِیگر عبادات کرنے والے کو تشویش نہ ہو اِس لئے دَرمیانی آواز میں اِس طرح سلام عرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ یعنی اے میرے آقا! آپ پر سَلام ہو۔ اب ایک بار سُورۂ فاتحہ، 11 مَرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰه شریف اَوّل و آخر تین تین بار دُرُودِ پاک پڑھ کر اِیصالِ ثواب کریں۔ پھر واپس ہوتے ہوئے اُلٹے قدموں پلٹیں تاکہ مزار شریف کو پیٹھ نہ ہو۔

فاس کی طرف روانگی:

اس کے بعد ہم انٹرنیٹ کی مدد سے راستہ معلوم کرتے ہوئے فاس (Fes) کے سفر پر روانہ ہوئے۔ صبح ہم نے باقاعدہ ناشتہ نہیں کیا تھا اور اب نماز ظہر انے (Lunch) کا بھی انتظام کرنا تھا۔ ایک مناسب مقام پر رُک کر ہم نے دونوں کام کئے اور آگے سفر

شروع کیا۔ راستے میں ایک مقام پر کینو (Orange) کے باغات اور بیچنے والے نظر آئے تو ہم نے خرید کر کھائے۔

مالٹا اور کینو کے فوائد:

☆ مالٹا اور کینو وٹامن سی (Vitamin C) کا خزانہ ہیں

☆ ان کا استعمال دل کی بیماریوں سے بچاتا اور بلڈ پریشر (Blood Pressure) کو نارمل رکھتا ہے

☆ انہیں کھانے سے نظامِ انہضام (Digestive System) میں بہتری آتی ہے

☆ بخار اور یرقان (Hepatitis) میں بھی ان کا استعمال مفید ہے

☆ دل و دماغ کو راحت بخشتا ہے

☆ جسم سے پانی کی کمی کو دور کرتا ہے۔

ہم نے نمازِ عصر بھی اسی جگہ ادا کی۔ یہاں ہمیں معلوم ہوا کہ راستے میں سیدھی جانب زرھون (Zerhoun) شہر آتا ہے جس کا دوسرا نام مولائی ادریس (Moulay Idriss) ہے۔ مراکش میں اب اکثر لوگ اس شہر کو مولائی ادریس ہی کہتے ہیں، یہاں ایک پہاڑ کی چوٹی پر حضرت سیدنا مولائی ادریس اول رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزار مبارک ہے۔

ہماری اصل منزل تو فاس تھی لیکن چونکہ ہمارے سفر کا اصل مقصد ہی مزاراتِ اولیا پر حاضری تھا اس لئے ہم نے اپنی گاڑیوں کا رخ زرھون شہر کی طرف کر لیا۔

جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی:

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جُمُعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے پاکر اس وقت اللہ پاک سے بھلائی کا سوال کرے تو اللہ پاک اسے ضرور دے گا اور وہ گھڑی مختصر ہے۔[9]

قبولیتِ دُعا کے اس وقت سے متعلق ایک دوسری حدیث میں اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جُمُعہ کے دن جس ساعت کی خواہش کی جاتی ہے اُسے عَصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک تلاش کرو۔[10]

صدرُ الشّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قَبولیّتِ دُعا کی ساعتوں کے بارے میں دو قول قوی ہیں: (1) امام کے خطبے کے لئے بیٹھنے سے ختمِ نماز تک (2) جُمُعہ کی پچھلی (یعنی آخِری) ساعت۔[11]

جمعہ کے دن غروبِ آفتاب سے پہلے ہمارا قافلہ زرھون شہر کی طرف رواں دواں تھا، گاڑی کے اندر ہی اسلامی بھائیوں نے دُعا کا اہتمام کیا۔

حضرت مولائی ادریس اوّل رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار پر حاضری:

حضرت سیدنا مولائی ادریس اوّل رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزار شریف بھی پہاڑ کی چوٹی پر واقع

---

(9) مسلم، ص330، حدیث: 1973

(10) ترمذی، 30/2، حدیث: 489

(11) بہارِ شریعت، 754/1

ہے۔ ہم نے مزار پر حاضری دی اور نمازِ مغرب بھی وہیں ادا کی۔ یہاں ہر سال 12 ربیعُ الاول شریف کو بڑے پیمانے پر محفلِ عید میلاد النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا انعقاد ہوتا ہے، اسی طرح ہر سال 26 رمضانُ المبارک کو ایک محفل منعقد ہوتی ہے جس میں بخاری شریف کا ختم کیا جاتا ہے۔

مزار شریف کے قریب اسلامی بھائیوں نے قصیدۂ بُردہ شریف پڑھا اور اجتماعی دُعا کا سلسلہ ہوا، اس موقع پر کئی زائرین بھی جمع ہوگئے اور ان سے ملاقات ہوئی۔

مختصر حالاتِ زندگی:

حضرت سیدنا مولائی ادریس اوّل رحمۃُ اللہِ علیہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔ آپ کا شجرۂ نسب یہ ہے: مولائی ادریس اوّل بن عبد اللہ الکامل بن حسن مثنّٰی بن امام حسن مجتبیٰ بن مولا علی مشکل کشا رضی اللہُ عنہم۔ عباسی خلیفہ موسیٰ الہادی کے دور حکومت میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے ایک وفادار خادم راشد کے ہمراہ پہلے مصر روانہ ہوئے اور پھر 172ھ میں بلادِ مغرب کی طرف ہجرت کی۔ یہاں پر بَربَر قبیلہ کے سردار اسحاق بن محمد نے آپ کا شاندار استقبال کیا اور پھر اسی سردار کی تحریک اور کوششوں سے دوسرے قبائل نے بھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یکم ربیعُ الآخر 177ھ کو کسی نے آپ کو زہر دیا جس کی وجہ سے آپ کی شہادت واقع ہوئی۔[12]

اس پورے خطے میں اسلام پھیلنے میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا نمایاں کردار ہے۔

---

(12) الاعلام للزرکلی، 1/279-11/3 ماخوذاً

فاس شہر کی زیارات:

نمازِ مغرب کے بعد ہم نے ایک بار پھر فاس کی طرف سفر شروع کیا۔ اب تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا سفر باقی تھا، رات شروع ہو چکی تھی اور راستہ بھی پہاڑی تھا۔ فاس میں بابُ الْفُتُوح کے نام سے ایک مشہور قبرستان ہے۔ وہاں جن اولیائے کرام کے مزارات ہیں ان میں سے کچھ نام یہ ہیں:

(1) حضرت سیدنا قاضی ابو بکر ابن العربی رحمۃُ اللہِ علیہ

(2) حضرت سیدنا ابو الحسن بن علی حرازمی رحمۃُ اللہِ علیہ

(3) حضرت سیدنا یوسف الفاسی رحمۃُ اللہِ علیہ

(4) حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ

(5) حضرت سیدنا شیخ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃُ اللہِ علیہ

شیخ عبد العزیز دباغ کے مزار پر حاضری:

فاس پہنچ کر ہم سیدھے حضرت سیدنا شیخ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! میں نے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں کافی پہلے سے پڑھا ہوا تھا اور میرے دل میں ان کی بہت عظمت و عقیدت ہے۔ حاضری کے موقع پر میں بہت خوش تھا اور اپنی قسمت پر ناز کر رہا تھا کہ آج میں کس عظیم ہستی کے قدموں میں حاضر ہوں۔ یقیناً یہ فیضانِ امیر اہلِ سنّت ہے کہ دعوتِ اسلامی والوں کو حضرت سیدنا شیخ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃُ اللہِ علیہ سمیت اللہ پاک کے ہر ولی سے پیار ہے۔

غوث و خواجہ داتا اور احمد رضا

سے بھی اور ہر اِک ولی سے پیار ہے

شیخ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذکرِ خیر:

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا نام عبد العزیز بن مسعود دَبّاغ ہے، آپ حسنی سیّد ہیں۔ آپ کی ولادت مراکش کے شہر فاس میں 1095ھ میں جبکہ 1132ھ میں 37 برس کی عمر میں اسی شہر میں وفات ہوئی۔

آپ کے شاگرد حضرت سیدنا احمد بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے شیخ کے ملفوظات اور آپ کی سیرت کے کچھ گوشے ایک کتاب میں جمع کئے ہیں جس کا نام "اَلِابریز مِن کَلامِ سیدی عبدِ العزیز" ہے۔[13]

ولادت کی پیشن گوئی:

حضرت سیدنا شیخ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃُ اللہِ علیہ کے والد حضرت مسعود رحمۃُ اللہِ علیہ شیخ عربی فَشتالی رحمۃُ اللہِ علیہ کے شاگرد تھے، شیخ فَشتالی کا شمار اولیائے کاملین میں ہوتا ہے اور آپ علمِ فقہ و علمِ قرأت میں بھی بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی ایک بھانجی آپ کی تربیت میں تھی جس کی شادی آپ نے اپنے شاگرد حضرت مسعود دَبّاغ سے کروائی اور ان کے یہاں حضرت سیدنا شیخ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ہوئی۔

---

(13) الاعلام للزرکلی، 28/4 ماخوذاً

آپ کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ میرے ماموں شیخ عربی فَشتالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: تمہارے یہاں ایک بچہ پیدا ہو گا جس کا نام عبد العزیز ہو گا اور وہ ولایت کے عظیم مرتبے پر فائز ہو گا۔

شیخ عربی فشتالی رحمۃُ اللہِ علیہ کو ایک مرتبہ خواب میں نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بشارت دی تھی کہ عنقریب تمہاری بھانجی کے ہاں ایک بڑا ولی پیدا ہو گا۔ شیخ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اس بچے کا باپ کون ہو گا؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جواب دیا: اس کا باپ مسعود دباغ ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ فَشتالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی بھانجی کا نکاح اپنے شاگرد حضرت مسعود دباغ رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ کیا۔[14]

شیخ فَشتالی کے تبرکات:

شیخ عربی فَشتالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی یہ خواہش تھی کہ ان کی زندگی میں ہی حضرت سیدنا عبد العزیز دبّاغ رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ہو جائے لیکن 1090ھ میں انہیں یہ محسوس ہوا کہ میری موت کا وقت قریب آچکا ہے تو انہوں نے آپ کے والدین کو بلوا کر فرمایا: میں اللہ پاک کی ایک امانت تم دونوں کے سپرد کر رہا ہوں، جب تمہارے یہاں عبد العزیز کی پیدائش ہو تو تم یہ امانت اسے دے دینا۔ یہ امانت کپڑے کے ایک ٹکڑے اور جوتوں پر مشتمل تھی۔ والدہ نے یہ دونوں چیزیں سنبھال کر رکھ لیں اور پھر کچھ عرصے بعد آپ کی ولادت ہوئی۔ جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ بالغ ہوئے اور رمضان

---

(14) الابریز، 1/39تا41 ماخوذاً

المبارک کا روزہ رکھا تو 1109ھ رمضان کے مہینے میں آپ کی امی جان کو وہ امانت یاد آ گئی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب شیخ فشتالی کی طرف سے ملنے والے کپڑے کو سر پر رکھا اور جوتا پاؤں میں پہنا تو اچانک آپ کو شدید گرمی کا احساس ہوا یہاں تک کہ آنکھوں میں آنسو آ گئے اور شیخ عربی فشتالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ کے بارے میں جو پیشین گوئی کی تھی اس کا مفہوم آپ کے سامنے واضح ہو گیا جس پر آپ شکرِ خداوندی بجالائے۔[15]

حضرت علی بن حرِازمی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف پر حاضری:

حضرت سیدنا شیخ عبد العزیز دَبّاغ رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف سے رخصت ہو کر ہم حضرت علی بن حرازمی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور وہاں سے فارغ ہو کر فاس شہر میں اپنے میزبان کے گھر گئے جنہوں نے ہماری خیر خواہی اور آرام کا انتظام کیا تھا۔ یہاں ہم نے مراکش میں دینی کاموں کے آغاز کے بارے میں بھی مشورہ کیا۔

دورانِ سفر امیرِ اہلِ سنّت کی خاص توجہ:

اگلے دن یعنی 17 دسمبر 2022ء بروز ہفتہ ہمیں بذریعہ ٹرین تقریباً ساڑھے 6 گھنٹے کا سفر کر کے موروکو (Morocco) کے شہر مراکش (Marrakesh) جانا تھا۔ ٹرین اپنے مقررہ وقت پر 10 بج کر 40 منٹ پر روانہ ہوئی اور راستے میں مختلف پلیٹ فارمز پر رکتی

---

(15) الابریز، 41/1، 42۔

رہی۔ دورانِ سفر نمازِ ظہر کا وقت شروع ہونے کے بعد جب ایک جگہ ٹرین رکی تو ہم نے نمازِ ظہر ادا کی۔ راستے بھر دلائلُ الخیرات شریف پڑھنے کے ساتھ ساتھ ذکرِ امیر اہلِ سنّت بھی ہوتا رہا۔ اسی دوران شرکائے قافلہ کی ایک ویڈیو بنائی گئی جس میں دلائلُ الخیرات شریف پڑھنے کے مناظر بھی تھے۔ یہ ویڈیو امیر اہلِ سنّت کو بھیجی گئی تو آپ کا دعاؤں بھرا پیغام تشریف لایا۔ اس دوران ہمارے ساتھ موجود ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ان کے بھائی کو کینسر ہے، امیر اہلِ سنّت سے دعا کروادیں۔ ان کی یہ درخواست امیر اہلِ سنّت کو بھیجی گئی تو اسی وقت آپ کی طرف سے دعاؤں بھرا پیغام آیا۔ امیر اہلِ سنّت کا یہ شفقت بھرا انداز دیکھ کر وہ اسلامی بھائی خوشی سے سرشار تھے، اس موقع پر انہیں ترغیب دلائی گئی کہ ایک مٹھی داڑھی رکھنے کی نیت کرلیں تو انہوں نے فوراً نیت کرلی۔ جب ان کی اس نیت کا پیغام امیر اہلِ سنّت کو بھیجا گیا تو کرم بالائے کرم ایسا ہوا کہ ان کے لئے بھی نیکی کی دعوت بھرا ایک پیغام تشریف لے آیا۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! ذرا اندازہ لگائیں کہ یہ سفر کتنا پُر کیف ہوگا۔

دورانِ سفر آسٹریلیا ریجن کے ذمہ داران کے ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں بذریعہ ویڈیو کال شرکت اور دیگر دینی کاموں کے حوالے سے مشاورت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

دورانِ سفر مدنی مذاکرے میں شرکت:

ہمارا یہ سفر ہفتے کے دن جاری تھا اور ہر ہفتے کو پاکستان میں نمازِ عشا کے بعد عالمی مدنی

مرکز فیضانِ مدینہ میں مدنی مذاکرے میں کا سلسلہ ہوتا ہے جو مدنی چینل کے ذریعے براہِ راست (Live) دکھایا جاتا ہے۔ پاکستان کا وقت مورو کو (Morocco) سے 5 گھنٹے آگے ہے، مورو کو میں جب عصر کا وقت قریب آیا تو پاکستان میں عشا کی نماز کے بعد مدنی مذاکرے کا وقت تھا اس لئے دورانِ سفر مدنی مذاکرہ دیکھنے کا سلسلہ بھی رہا۔

ہماری ٹرین جب مراکش شہر پہنچی تو ہم نے اسٹیشن پر ہی نمازِ عصر ادا کی۔

مراکش کے سات اولیائے کرام کے قدموں میں حاضری

مراکش شہر میں بالخصوص سات اولیائے کرام مشہور ہیں:

(1) حضرت یوسف بن علی صَنہاجی رحمۃُ اللہِ علیہ

(2) قاضی عیاض مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ

(3) حضرت سیدنا ابو العباس سَبتی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ

(4) حضرت سیدنا محمد بن سلیمان جُزولی رحمۃُ اللہِ علیہ

(5) حضرت سیدنا عبد العزیز التُبّاع رحمۃُ اللہِ علیہ

(6) حضرت سیدنا عبد اللہ غزوانی رحمۃُ اللہِ علیہ

(7) حضرت سیدنا امام سُہیلی رحمۃُ اللہِ علیہ۔

علمائے کرام نے ان کی بارگاہ میں حاضری کی ترتیب بھی لکھی ہے، ہم نے نیت کی تھی کہ اسی ترتیب سے اِن اللہ والوں کے پاس حاضری دیں گے۔

(1) حضرت یوسف بن علی صَنہاجی رحمۃُ اللہِ علیہ

ہم پہلے حضرت سیدنا یوسف بن علی صَنہاجی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے مگر مزار شریف کے دروازے بند تھے اس لئے باہر سے ہی سلام اور فاتحہ خوانی کا سلسلہ ہوا۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا پورا نام ابو یعقوب یوسف بن علی صَنہاجی ہے۔ آپ کا شمار اولیائے کاملین میں ہوتا ہے۔

ایک ولیِ کامل ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کا شمار مراکش کے رِجالُ السَّبْع (مشہور و معروف سات بزرگوں) میں ہوتا ہے۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ رجال السبع میں پہلے بزرگ ہیں اور آپ ہی کی درگاہ پر حاضری سے مراکش کی زیارات کی ابتدا ہوتی ہے کیونکہ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے سب سے پہلے یہاں کے لوگوں تک اسلام پہنچایا۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقال رجب 593ھ میں ہوا اور آپ کو اسی غار میں دفن کیا گیا جس میں آپ رہائش پذیر تھے، اس وجہ سے آپ کو دَفِینُ الغار بھی کہا جاتا ہے۔[16]

(2) قاضی عیاض مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ

اس کے بعد ہم حضرت سیدنا قاضی عیاض مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف کی

---

(16) السعادۃ الابدیہ، ص27 تا28 ملخصاً

طرف چل پڑے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزار شریف تعمیراتی کاموں کی وجہ سے حاضرین کے لئے بند تھا اس لئے یہاں بھی باہر سے ہی فاتحہ اور دعا کا سلسلہ ہوا۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا مکمل نام ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض مالکی ہے۔ یوں تو آپ کی کثیر تصانیف ہیں لیکن آپ کی کتاب "الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ" کو عالمگیر شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی، دنیا کی کئی زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے، کثیر شروحات اور تلخیصات لکھی گئیں۔ بعض مقامات پر عاشقانِ رسول اس کتاب کا باقاعدہ درس دیتے ہیں۔ مدنی چینل پر بھی "درسِ شفاء شریف" کے نام سے ایک سلسلہ مکمل ہوا جس میں اس کتاب کا درس دیا گیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ 476ھ میں پیدا ہوئے اور 69 برس کی عمر میں 9 جُمادَی الاُخریٰ 544ھ کو وصال فرمایا۔

شفاء شریف کی برکات:

حضرت علّامہ احمد شہابُ الدین خفّاجی رحمۃُ اللہِ علیہ شفاء شریف کی برکات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس کتاب کی یہ برکت دیکھی گئی ہے کہ جس جگہ یہ ہو وہاں کوئی نقصان نہیں ہوتا، جس کشتی میں ہو وہ ڈوبنے سے محفوظ رہتی ہے۔ تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ کوئی مریض شفاء شریف پڑھے یا اس کے سامنے پڑھی جائے تو اللہ پاک اسے شفا عطا فرماتا ہے۔ میں نے خود بھی شفاء شریف کی برکت کا تجربہ اور مشاہدہ کیا ہے۔[17]

(17) نسیم الریاض، 1/14 ملتقطاً

(3)حضرت سیدنا ابو العباس سَبتی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ

ہم نے قاضی عیاض مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف سے متصل مسجد میں نماز مغرب ادا کی اور پھر تیسرے بزرگ حضرت سیدنا ابو العباس سَبتی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ صاحبِ کرامت بزرگوں میں سے ہیں۔ مراکش کے لوگوں سے ہم نے سنا کہ اولاد کے طلبگار ان کے مزار شریف پر حاضری دے کر ان کے وسیلے سے دعا کریں تو اللہ پاک انہیں اولاد کی دولت سے مالامال فرما دیتا ہے۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا پورا نام ابو العباس احمد بن جعفر سَبتی ہے۔ آپ کی ولادت 524ھ میں ہوئی جبکہ 3 جُمادَی الاُخریٰ 601ھ میں وصال فرمایا۔[18]

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ حسین و جمیل، خوش لباس، فصیح و بلیغ اور قادرُ الکلام شخصیت کے مالک، بہت حلم اور صبر والے تھے، اگر آپ کو کوئی تکلیف دیتا تو بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک ہی کرتے۔ غربا و مساکین اور بیواؤں کے ساتھ شفقت و بھلائی سے پیش آتے۔[19]

کرامت:

ایک مرتبہ حضرت ابو الحسن خبّاز نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: حضور! لوگ قحط

---

(18)اعلام للزرکلی، 1/107-سبعۃ الرجال مراکش، ص96

(19)التشوف الی رجال التصوف، ص452

اور مہنگائی میں مبتلا ہیں؟ آپ نے فرمایا: بارش ان کے بخل کی وجہ سے رکی ہوئی ہے، اگر یہ صدقہ کریں تو بارش ہو جائے گی۔ اپنے زمیندار دوستوں سے کہو صدقہ کریں، جیسے ہی تم صدقہ کروگے بارش ہوگی۔ ابوالحسن خبّاز بولے: میری بات پر کوئی یقین نہیں کرے گا، آپ مجھے ایسا حکم دیں جس کا تعلق صرف میری ذات سے ہو۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ ابوالحسن خبّاز کا بیان ہے کہ میں نے حکم کے مطابق صدقہ کیا، پھر اپنی زمینوں کی طرف گیا۔ اس وقت سورج شدید گرمی برسا رہا تھا اور دور دور تک بارش کے آثار نہ تھے، یہ دیکھ کر میں بارش سے مایوس ہو گیا اور مجھے لگا کہ میری تمام فصلیں برباد ہو جائیں گی۔ اتنے میں اچانک ایک بادل آیا اور میری زمینوں کو سیراب کر کے چلا گیا، میرا یہ گمان تھا کہ ہر طرف بارش ہوئی ہے لیکن جب میں اپنی زمینوں سے باہر نکلا تو دیکھا کہ بارش صرف میری زمینوں پر ہی ہوئی تھی۔ (20)

(4) حضرت سیدنا محمد بن سلیمان جُزولی رحمۃُ اللہِ علیہ

اس کے بعد ہم حضرت سیدنا محمد بن سلیمان جُزولی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزارِ فائض الانوار پر حاضر ہوئے۔ یہاں ہم نے دلائلُ الخیرات شریف کا ختم کیا اور پھر اجتماعی دعا کا سلسلہ ہوا، اس کے بعد ہم نے مزار شریف سے متصل مسجد میں نمازِ عشا ادا کی۔

(20) جامع کرامات الاولیاء، 1/504

ذکرِ خیر:

شیخُ الاسلام حضرت سیّدنا محمد بن سلیمان جُزولی شَاذِلی مَالِکی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 807ھ میں سُوس شہر کی بَربَر قوم کے قبیلے جَزُولی کے شاخ سَملالہ کے ایک سادات گھرانے میں ہوئی۔ آپ کا سلسلۂ نسب 19 پُشتوں کے بعد حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہُ عنہ سے جاملتا ہے۔

موت کی یاد:

ابتدائی تعلیم اپنے آبائی وطن میں حاصل کرنے کے بعد آپ نے شہر "فاس" کے "مُدرَسَۃ الصَّفّارین" میں داخلہ لیا اور یہاں ایک حجرے میں رہائش اختیار فرمائی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کسی کو اپنے حجرے میں داخل نہ ہونے دیتے تھے، اس پر کچھ لوگوں نے آپ کے والد محترم سے شکایت کی کہ آپ کے بیٹے نے اپنے حجرے میں مال و دولت جمع کر رکھا ہے۔ آپ کے والد صاحب تشریف لائے اور حجرے میں داخل ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ حجرے کی دیواروں پر جگہ جگہ لکھا تھا "الموت الموت"۔ اس پر آپ کے والد صاحب نے فرمایا: دیکھو! یہ کس مرتبہ پر ہیں اور ہمارا کیا حال ہے! آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا یہ حجرہ آج بھی موجود ہے اور لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔[21]

اللہ پاک کے نیک بندے موت کو یاد رکھنے کے لئے ایسے انداز اختیار کرتے ہیں۔

---

(21) زیارات مراکش، ص19

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اپنی کئی تحریروں کے اوپر اور دیگر کئی مقامات پر "الموت" لکھتے ہیں۔

امام جُزولی رحمۃُ اللہِ علیہ نے راہِ سلوک کی منزلیں طے کرنے کے لئے 14 سال خلوت نشینی (تنہائی) اختیار کی اور پھر خلقِ خدا کی راہنمائی اور مریدوں کی تربیت کا سلسلہ شروع فرمایا۔ آپ کے مریدین کی تعداد 12 ہزار سے زیادہ تھی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سے کئی حیرت انگیز واقعات اور کرامات ظاہر ہوئیں۔(22)

وصال شریف:

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی شہرت اور عوامُ الناس میں بے پناہ مقبولیت سے گھبرا کر آپ کے ایک حاسد نے آپ کو زہر دے دیا۔ 16 ربیعُ الاوّل 870ھ کو نمازِ فجر کے سجدے میں آپ کا وصال ہوا اور اسی دن نمازِ ظہر کے وقت آپ کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔(23)

77 سال بعد بھی جسم سلامت:

انتقال کے ستتر (77) سال کے بعد کسی وجہ سے "سوس" سے "مراکش" منتقل کرنے کے لئے جب قبر کُشائی کی گئی تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا جسمِ مبارک بالکل صحیح و سالِم تھا حتّٰی کہ کفن تک بوسیدہ نہیں ہوا تھا۔ وفات سے پہلے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے داڑھی مبارک

---

(22) جامع کرامات الاولیاء، 1/276 ملخصًا

(23) نور نور چہرے، ص321

کا خط بنوایا تھا، وہ ایسے ہی تھا جیسے آج ہی بنوایا ہے، یہاں تک کہ کسی نے آپ کے مبارک رخسار پر انگلی رکھ کر دبایا تو اُس جگہ سے خون ہٹ گیا اور جہاں دبایا تھا وہ جگہ سفید سی ہو گئی، یعنی زندہ انسانوں کی طرح جسم میں خون رواں دواں تھا۔[24]

تدفین کے بعد ایک عرصے تک آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی مبارک قبر سے مُشک کی خوشبو آتی رہی۔[25]

دلائلُ الخیرات شریف:

اس کتاب کا پورا نام "دَلَائِلُ الْخَیْرَات وَ شَوَارِقُ الْاَنْوَارِ فِی ذِکْرِ الصَّلَاۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار" ہے۔ کتاب لکھنے کا سبب یہ بنا کہ ایک مرتبہ شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃُ اللہِ علیہ وضو کے لئے ایک کنویں پر تشریف لے گئے مگر یہ دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ وہاں نہ ڈول ہے، نہ رسی۔ قریب کے بلند مکان سے ایک بچی نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ جب آپ نے اپنے بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگی: آپ کی بزرگی کے تو ہر طرف چرچے ہیں اور آپ پریشان ہیں کہ کنویں سے پانی کیسے نکالیں! پھر اس بچی نے کنویں میں اپنا لُعاب دَہن (یعنی تھوک) ڈال دیا، پانی جوش مارتا ہوا باہر ابل پڑا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے وضو کرنے کے بعد اس بچی سے فرمایا: میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ تم نے یہ مرتبہ کیسے حاصل کیا؟ اس بچی نے جواب دیا: اس ذاتِ اقدس پر کثرت سے دُرود بھیجنے کی

---

(24) مطالع المسرات، ص4

(25) مراٰۃ المناجیح، 8/274 مفہوماً

بدولت جو جنگل میں چلتے تو وحشی جانور ان کے دامن سے لپٹ جاتے تھے۔ یہ سُن کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے قسم کھائی کہ میں دُرود شریف کے بارے میں کتاب ضرور لکھوں گا۔[26]

اَلحمدُ لِلّٰہ! کئی عاشقانِ رسول پابندی سے دلائلُ الخیرات شریف پڑھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مریدین وطالبین کو جو شجرہ عطا فرمایا ہے اس کے صفحہ 23 پر روزانہ دلائلُ الخیرات کا ایک حِزب پڑھنے کی ترغیب بھی شامل ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃُ العلمیہ نے مکتبۃُ المدینہ کے تعاون سے اس کی دو بہترین اشاعتیں کی ہیں۔ پہلی اشاعت عربی میں جبکہ دوسری اشاعت میں اُردو ترجمہ بھی شامل ہے۔

(5) حضرت سیدنا عبد العزیز التُّبّاع رحمۃُ اللہِ علیہ

مراکش شہر کے سات مشہور اولیائے کرام (سَبْعَۃ الرجال) میں پانچواں نام حضرت سیدنا عبد العزیز التباع رحمۃُ اللہِ علیہ کا ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! ہم ان کے مزار شریف پر بھی حاضر ہوئے۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا شمار بڑے مشائخ، اجل عارفین اور علمائے کاملین میں ہوتا ہے۔ آپ سلسلۂ شاذلیہ کے اکابرین میں سے ہیں اور صاحبِ کرامت بزرگ ہیں۔ آپ کا وصال 6 ربیعُ الآخر 914ھ میں ہوا، مزار مبارک پر ایک گنبد بنا ہوا ہے جسے

---

(26) جامع کرامات اولیاء، 1/276

سلطان محمد بن عبد اللہ نے بنوایا تھا۔[27]

(6) حضرت سیدنا عبد اللہ غزوانی رحمۃُ اللہِ علیہ

حضرت سیدنا عبد اللہ غزوانی رحمۃُ اللہِ علیہ سَبْعَۃُ الرجال میں سے چھٹے بزرگ ہیں۔ آپ کا پورا نام ابو محمد عبد اللہ بن احمد عُجال غزوانی ہے۔ فاس میں پیدا ہوئے اور وہیں پلے بڑھے۔ آپ حضرت سیدنا عبد العزیز التباع رحمۃُ اللہِ علیہ کے شاگردِ رشید تھے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ سلسلۂ شاذلیہ کے جلیلُ القدر بزرگوں میں سے ہیں۔ آپ نے معروف و مشہور کتاب "کِتَابُ النُّقْطَةِ الْاَكْرَلِيَّةِ فِي سِرِّ الذَّاتِ الْمُحَمَدِيَّه" تصنیف فرمائی۔ آپ کے ملفوظات نظم و نثر کی صورت میں معروف ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ صاحبِ کرامت بزرگ اور معروف صوفیا اور عارفین میں سے تھے۔ اولیائے کرام کی ایک بڑی جماعت نے آپ کی شاگردی کا شرف حاصل کیا ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا وصال مبارک 935ھ بمطابق 1528ء میں ہوا، مزارِ پر انوار مراکش میں معروف و مشہور ہے۔[28]

اَلحمدُ لِلّٰہ! ہمیں ان کے مزارِ پر انوار پر بھی حاضری نصیب ہوئی۔

(7) حضرت سیدنا امام سُہیلی رحمۃُ اللہِ علیہ

اس کے بعد ہم سَبْعَۃُ الرجال میں سے ساتویں بزرگ حضرت سیدنا امام سُہیلی رحمۃُ اللہِ

---

(27) السعادۃ الابدیہ، ص161 تا 163 ملخصًا- سبعۃ الرجال مراکش، ص116

(28) السعادۃ الابدیہ فی التعریف بمشاہیر الحضرۃ المراکشیہ، ص169، 170 ملخصًا

علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی کنیت ابو القاسم جبکہ نام عبد الرحمٰن بن عبد اللہ سُہیلی اُندلسی مالکی ہے۔ اندلس کے شہر مالَقہ کے قریب سُہیل نامی ایک بستی کی نسبت سے آپ کو سُہَیلی کہا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت 508ھ میں مالَقہ شہر میں ہوئی۔[29]

امام سُہیلی مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ علمِ حدیث، فقہ، سیرت، قراءت و تجوید، تراجم و اَنساب، رِجال، لُغت، شاعری اور تاریخ وغیرہ مختلف علوم و فُنون میں مہارت رکھتے تھے۔[30]

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے تدریس (دینی علوم کی ٹیچنگ) میں حد درجہ مشغول ہونے کے باوجود تصنیف و تالیف (دینی کتابیں لکھنے) کے میدان کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے "الرَّوْضُ الْاُنُف" کے نام سے امام ابن ہِشام رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب "السیرۃ النبویۃ" کی شرح لکھی جو سیرت کی کتابوں میں ایک نمایاں حیثیت کی حامل ہے۔

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا وصال 26 شعبان شریف 581ھ بروز جمعرات ہوا۔[31]

زیارات کے بعد ہم نے رات کا کھانا کھا کر آرام کیا۔

اگلے دن یعنی 18 دسمبر 2022ء بروز اتوار نمازِ فجر کے بعد ہم مراکش شہر سے کاسابلانکا (Casablanca) ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے، یہ سفر دو گھنٹے سے زیادہ کا تھا۔ ہماری فلائٹ کا وقت دوپہر 3 بج کر 5 منٹ تھا۔ ایئرپورٹ پر امیگریشن وغیرہ کے

---

(29) وفیات الاعیان، 3/144

(30) السعادۃ الابدیہ، ص181

(31) السعادۃ الابدیہ، ص182۔

معاملات سے فارغ ہو کر ہم نے نمازِ ظہر ادا کی، پہلے ہم تقریباً ساڑھے سات گھنٹے کا ہوائی سفر کر کے دبئی پہنچے، پھر وہاں سے تقریباً پونے دو گھنٹے کی فلائٹ کے ذریعے کراچی واپسی ہوئی۔

اللہ پاک ہمارا یہ سفر اور زیارات قبول فرمائے، مرتے دَم تک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے منسلک رہتے ہوئے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تو جلدی کیجئے اور آج ہی

ہر ماہ 40 سے زائد علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مشتمل اور سات زبانوں (اردو، انگلش، عربی، ہندی، سندھی، گجراتی اور بنگالی) میں شائع ہونے والے تحقیقی میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروالیجئے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر مہینے گھر پر حاصل کرنے کے لئے آج ہی اس نمبر پر واٹس ایپ یا کال کیجئے۔

+92313-1139278

